شمائل واخلاق نبوی ﷺ
(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نعتیہ کلام کی روشنی میں)

حافظ محمد سجاد*
حافظ نثار مصطفیٰ**

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مُختلف اَوقات اور مَواقع پر نبی کریم ﷺ کی مدح وستایش میں اشعار کہے۔ یقیناً یہ اَشعار نبی کریم ﷺ کی ایسی نعت پر مُشتمِل ہیں، جو حقائق وواقعات کے تناظُر میں مبنی بر حقیقت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اَشعار کو زمانی لحاظ سے ہم دو اَدوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ عہدِ نبوی ﷺ کے اَشعار۔ ۲۔ بعد از عہدِ نبوی ﷺ کے اشعار۔

اول الذکر عہد کے اشعار حدیثِ تقریر کے زمرہ میں آتے ہیں جبکہ ثانی الذکر عہد کے اشعار بھی بلا خوفِ تردید حقیقت اور واقعیت کے آئینہ دار اور عکاس ہیں۔ اس مختصر سی تحقیقی کاوش میں دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نعتیہ شاعری تخیلاتی اور ماورائی رنگ سے پاک و منزہ ہے۔ پیارے نبی کریم ﷺ کی تعلیم و تربیت کے باعث ان کی شاعری کے موضوعات میں اِصلاحی اور واقعاتی رنگ نمایاں ہونے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے نقوش اور شمائل نبوی اور اخلاق نبوی کے انوار بھی بہ کثرت موجود ہیں۔

۱۔ نبی کریم ﷺ کا خُلقِ عظیم

پیارے نبی کریم ﷺ پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے یوں کہا:

كَانَ الْمُصفّٰی فِی الْاَخْلَاقِ قَدْ عَلِمُوْا   وَفِـی الْعَفَـافِ فَلَـمْ نَعْـدِلْ بِـه اَحَـدًا
نَفْسِیْ فِدَاؤُ كَ مِن مَّيِّتٍ وَّمِنَ بدَنٍ   مَا اَطْيَبَ الذِّكْرَ وَالْاَخْلَاقَ وَالْجَسَدَا(۱)

(سب کو معلوم تھا کہ آپ ﷺ کیسے پاکیزہ اخلاق تھے۔ عفت و پرہیزگاری میں ہم سب، کسی کو کبھی آپ ﷺ کا ہمسر نہیں سمجھتے تھے۔ میری جان آپ ﷺ پر قربان، کیسا خوبصورت بدن تھا۔ کیسا جسم (پاکیزہ و اطہر) تھا۔ آپ ﷺ کی یاد کتنی پاکیزہ تھی، اخلاق کیسے اچھے تھے، بدن کتنا لطیف تھا؟۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

مُسْتَشْعَرِی حَلَق الْمَاذِی يَقْدُ مُهُمْ   جَلْـدُ النَّحِيْـزَةِ مَـاضٍ غَـيْرُ رِعْدِيْـدِ
اَعْنِـی الرَّسُـوْلَ فَـاِنَّ اللهَ فَضَّـلَه   عَلَـی الْبَرِيَّـةِ بِالتَّقْـوٰی وَبِالْجُـوْدِ
فِيْنَـا الرَّسُـوْلُ وَفِيْنَـا الْحَـقُّ نَتْبَعُـه   حَتّٰـی الْمَمَـاتِ وَنَصْـرٌ غَـيْرُ مَحْدُوْدِ
مَاضٍ عَلَی الْهَوْلِ رَكَّابٌ لما قَطَعُوْا   اِذَا الْكُمَـاة تَحَـامَوْا فِـی الصَّـنَادِيْدِ

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر، تاریخ وثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔
** پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامی فکر، تاریخ وثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

وَافٍ وَّمَاضٍ شِهَابٌ يُّسْتَضَاءُ بِه بَدْرٌ اَنَارَ عَلَى كُلِّ الْاَمَاجِيْدِ
مُبَارَكٌ كَضِيَاءِ الْبَدْرِ صُوْرَتُه مَا قَالَ كَانَ قَضَاءً غَيْرَ مَرْدُوْدِ (۲)

(لوہا پہنے ہوئے لشکر کی کمان ایک قوی شخص حضرت محمد ﷺ فرما رہے ہیں۔ جو بزدل نہیں ہیں، میری مراد رسول ﷺ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام مخلوقات پر تقویٰ اور جود وسخا کے لحاظ سے فضیلت دی ہے۔ ہم میں رسول اللہ ﷺ موجود ہیں اور ہم میں حق موجود ہے جس کی موت تک ہم غیر محدود پیروی کریں گے۔ آپ ﷺ خوف کی طرف بڑھنے والے ہوتے ہیں، جب کہ لشکر بہادر، لوگوں کے ساتھ پناہ لیتے۔ آپ ﷺ وعدہ پورا کرنے والے اور نافذ کرنے والے ہیں اور آپ ﷺ شہاب ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور بدر کی مانند ہیں، جو ہر بلندی پر چمکتا ہے۔ آپ ﷺ مبارک ہیں۔ آپ ﷺ کی صورت بدر کی طرح روشن ہے اور آپ ﷺ جو بھی فرماتے ہیں وہ ایک نہ ٹلنے والی تقدیر بن جاتی ہے۔

۲۔ نقوشِ سیرت

نبی کریم ﷺ مضبوط اعصاب والے، قوی، بہادر، تقویٰ اور سخاوت کے لحاظ سے آپ سب پر فائق، خطرات میں کود پڑنے والے سپہ سالار، دشمن پر چڑھائی کرنے والے، وعدہ پورا کرنے والے، برکت والے اور روشن چہرے والے ہیں اور آپ ﷺ جو بات فرمادیتے ہیں وہ تقدیر بن جاتی ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَمَا فَقَدَ الْمَاضُوْنَ مِثْلَ مُحَمَّدٍ وَّلَا مِثْلُه حَتّٰى الْقِيَامَةِ يُفْقَدُ
اَعَفُّ وَاَوْفٰى ذِمَّةً بَعْدَ ذِمَّةٍ وَاَقْرَبُ مِنْهُ نَاءِلًا لَّا يُنْكَدُ
وَاَبْذَلَ مِنْهُ لِلطَّرِيْفِ وَتَالِدٍ اِذَا ضَنَّ مِعْطَاءٌ عَمَّا كَانَ يُتْلِدُ
وَاَكْرَمَ حَيًّا فِي الْبُيُوْتِ اِذَا انْتَمٰى وَاَكْرَم جَدًّا اَبْطَحِيًّا يَّسُوْدُ
وَاَمْنَعَ ذِرْوَاتٍ وَاَثْبَتَ فِي الْعُلَا دَعَاءِمَ عِزٍّ شَاهِقَاتٍ تَشِيْدُ
رَبَّاهُ وَلِيْدًا فَاسْتَتَمَّ تَمَامَه عَلٰى اَكْرَمِ الْخَيْرَاتِ رَبٌّ مُّمَجَّدُ (۳)

گذشتہ لوگوں نے محمد ﷺ کی مثل آدمی نہیں پایا (نہیں دیکھا) اور نہ قیامت تک آپ ﷺ جیسا آدمی پائیں گے۔ آپ ﷺ بہت عفیف اور عہد کو پورا کرنے والے تھے اور کم بخشش کرنے والے نہ تھے اور جب بخشش کرنے والا بخل سے کام لیتا تو آپ ﷺ نیا اور پرانا مال بہت خرچ کرتے اور جب گھرانوں کا نسب بیان کیا جاتا تو آپ ﷺ معزز قبیلے والے تھے اور آپ بطحاء کے سردار تھے اور بڑی محفوظ چوٹی والے تھے اور آپ ﷺ نے بلندیوں میں عزت کے بلند ستونوں کو مضبوطی سے قائم کیا اور بزرگی والے رب نے آپ ﷺ کی اچھے کاموں پر تربیت کی۔

امانت ودیانت رسول کریم ﷺ

حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے کہا:

جَاءَ بِالنَّامُوْسِ مِن لَّدُنِ اللهِ وَكَانَ الْاَمِيْنَ فِيْه الْمُعَانَا (۴)

(آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر آئے ہیں۔ اور آپ ﷺ اس سلسلہ میں ایسے امین ہیں جن کی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مدد کی جاتی ہے۔)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَقَدْ بَدَانَا فَكَذَّبْنَا فَقَالَ لَنَا   صِدْقَ الْحَدِيْثِ نَبِيٌّ عِنْدَهُ الْخَبَرُ

نَبِيُّ صِدْقٍ اَتٰى بِالْحَقِّ مِنْ ثِقَةٍ   وَافِي الْاَمَانَةِ مَافِيْ عوْدِهِ خَور (۵)

(اور بلاشبہ آپ ﷺ ہمارے ہاں ظاہر ہوئے پس، ہم نے جھٹلایا۔ پس اس نبی ﷺ نے جس کو خبر ہے، ہمارے لیے سچی بات کہی۔ سچے نبی ہیں، وثوق سے حق لائے ہیں، امانت دار ہیں اور آپ ﷺ کے راستہ میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔)

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ یوں مدح سرا ہیں:

وَاَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهُ   وَاَنَّكَ مَامُوْنٌ عَلٰى كُلِّ غَائِبٍ (۶)

(اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں، اور آپ ﷺ ہر غائب کے امین ہیں۔)

حضرت ظبیان بن کرادہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَاُشْهِدُ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَبِالصَّفَا   شَهَادَةَ مَنْ اِحْسَانُهُ مُتَقَبَّلُ

بِاَنَّكَ مَحْمُوْدٌ لَدَيْنَا مُبَارَكٌ   وَفِيٌّ اَمِيْنٌ، صَادِقُ الْقَوْلِ مُرْسَلٌ (۷)

میں البیت العتیق اور کوہ صفا کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ آپ ﷺ تعریف کئے گئے، دنیا کے لیے مبارک، باوفا، امانت دار، اور اپنے قول میں سچے اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان دونوں کی گواہی اس شخص کی گواہی کی طرح مقبول ہے جس کی سچائی اور راست بازی مقبول و مسلم ہو۔

(ہاتف غیبی رضی اللہ عنہ جن) نے کہا:

هب فَقَدْ لَاحَ سِرَاجُ الدِّيْنِ   بِصَادِقٍ مُّهَذَّبٍ اَمِيْنِ

فَارْحَلْ عَلٰى نَاجِبَةٍ اَمُوْنِ   تَمْشِيْ عَلَى الصَّحْصَحِ وَالْحُزُوْنِ(۸)

(اے جندل بن نضلہ بن عمرو) اٹھ! پس بلاشبہ دین کا چراغ ایک سچے، مہذب اور امانت دار (رسول حضرت محمد ﷺ) کی بدولت چمک اٹھا۔ پس تو ایسی اچھی اور عمدہ، خالی از خطر سواری پر سوار ہو جو ہموار و موزوں اور غیر ہموار و غلیظ زمین پر برابر چلے اور محمد ﷺ کی طرف کوچ کر۔)

جناب قیس بن نشبہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے:

تَابَعْتُ دِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّرَضِيْتُهُ   كُلَّ الرِّضَا لِاَ مَانَتِيْ وَلِدِيْنِيْ

ذَاكَ امْرَؤٌ نَازَعْتُهُ قَوْلَ الْعِدَا   وَعَقَدْتُّ فِيْهِ يَمِيْنَهُ بِيَمِيْنِيْ

قَدْ كُنْتُ آمَلُهُ وَاَنْظُرُ دَهْرَهُ   فَاللّٰهُ قَدَّرَ اَنَّهُ يَهْدِيْنِيْ

اَعْنِى ابْنَ آمِنَةَ الْاَمِيْنِ وَمَنْ بِهِ   اَرْجُو السَّلَامَةَ مِنْ عَذَابِ الْهُوْنِ (۹)

میں نے محمد ﷺ کے دین کی پیروی کی اور میں نے اپنی امانت اور اپنے دین کے لیے اس اتباع محمد کو مکمل طور پر پسند کیا وہ ایسے شخص ہیں کہ میں اس کی خاطر دشمنی کی بات کا شائق ہو گیا اور میں نے اپنے دائیں ہاتھ کو اس کے دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ یقیناً میں اس کا اور اس کے زمانے کا انتظار کرتا تھا۔ پس اللہ نے مقدر کیا کہ وہ مجھے ہدایت دے گا۔ میری مراد آمنہ کے امانت دار بیٹے (حضرت محمد ﷺ) ہیں اور ان کی بدولت رسوائی کے عذاب سے سلامتی کے حصول کی میں امید رکھتا ہوں۔

۴۔صداقتِ رسول ﷺ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا:

یَمْضِیْ وَیذمرُنَا عَنْ غَیْرِ مَعْصِیَة كَاَنَّهُ الْبَدْرُ لَمْ یُطْبَعْ عَلَی الْکَذِبِ
بَدَالَنَا فَاتَّبَعْنَاهُ نُصَدِّقُه وَکَذَّبُوْهُ فَکُنَّا اَسْعَدَ الْعَرَبِ(۱۰)

رسول اللہ ﷺ ہمیں ایسی باتوں پر آمادہ کرتے ہیں جو معصیت سے دور ہوتی ہیں اور انہیں نافذ کرتے ہیں۔ گویا آپ ﷺ ایسا چودھویں کا چاند ہیں جن کی سرشت میں جھوٹ نہیں ہے۔ آپ ﷺ ہمارے لیے ظاہر ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کی پیروی کی۔ ہم آپ ﷺ کی تصدیق کرتے ہیں اور انھوں نے آپ ﷺ کو جھٹلایا۔ پس ہم عرب کے سب سے زیادہ سعادت مند لوگ ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام کے وقت درج ذیل اشعار کہے تھے:

وَقَدْ بَدَانَا فَکَذَّبْنَا فَقَالَ لَنَا صِدْقَ الْحَدِیْثِ نَبِیٌّ عِنْدَهُ الْخَبَرُ
نَبِیُّ صِدْقٍ اَتٰی بِالْحَقِّ مِنْ ثِقَة وَافِی الْاَمَانَة مَافِیْ عوْدِه خور(۱۱)

(اور بلا شبہ آپ ﷺ ہمارے ہاں ظاہر ہوئے پس، ہم نے جھٹلایا۔ پس اس نبی ﷺ نے جس کو خبر ہے، ہمارے لیے سچی بات کہی۔ سچے نبی ہیں، وثوق سے حق لائے ہیں، امانت دار ہیں اور آپ ﷺ کے راستہ میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔)

حضرت کعب بن مالک ﷺ نے کہا:

وَکَانَ لَنَا النَّبِیُّ وَزِیْرَ صِدْقٍ بِہ نَعْلُو الْبَرِیَّة اَجْمَعِیْنَا
نُقَاتِلُ مَعْشَرًا ظَلَمُوْا وَعَصَوْا وَکَانُوْا بِالْعَدَاوَة مُرْصِدِیْنَا (۱۲)

(اور ہمارے لیے نبی کریم ﷺ ہیں، جو صدق کے حامی و مددگار ہیں، ان کی بدولت ہم تمام مخلوقات پر غالب آتے ہیں۔ ہم اس گروہ سے لڑتے ہیں جس نے ظلم کیا اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اور وہ عداوت کی وجہ سے گھاٹے میں ہے۔)

حضرت مالک بن نمط رضی اللہ عنہ نے کہا:

حَلَفْتُ بِرَبِّ الرَّاقِصَاتِ اِلٰی مِنًی صَوَادِرَ بِالرُّکْبَانِ مِنْ هَصب قردد
بِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه فِیْنَا مُصَدَّقٌ رَسُوْلٌ أَتٰی مِنْ عِنْدِ ذِی الْعَرْشِ مُهْتَدٍ (۱۳)

(میں منی سے نکلنے والی تیز رفتار اونٹیوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں، جو سواروں کو لے کر مقام ھصب سے واپس ہوتی ہیں۔ کہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں، جن کی تصدیق کی گئی ہے اور وہ ایسے رسول ہیں، جو عرش والے کی طرف سے آئے ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں۔)

حضرت رافع بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور بعض کے نزدیک رافع بن عمرو نے فرمایا:

رَعَیْتُ الضَّانَ اَحْمِیْهَا بِکَلْبِیْ مِنَ اللِّصِّ الْخَفِیِّ وَکُلِّ ذِیْبِ
وَلَمَّا اَنْ سَمِعْتُ الذِّئْبَ نَادٰی یُبَشِّرُنِیْ بِاَحْمَدَ مِنْ قَرِیْبِ
سَعَیْتُ اِلَیْه قَدْ شَمَّرْتُ ثَوْبِیْ عَلَی السَّاقَیْنِ قَاصِدَ الرَّکِیْبِ

فَاَلْفَیْتُ النَّبِیَّ یَقُوْلُ قَوْلًا   صَدُوْقًالَّیْسَ بِالْقَوْلِ الْکَذُوْبِ
فَبَشَّرَنِیْ یَقُوْلُ الْحَقَّ حَتّٰی   تَبَیَّنَتِ الشَّرِیْعَۃ لِلْمُنِیْبِ
وَاَبْصَرْتُ الضِّیَاءَ یُضِیْئُ حَوْلِیْ   اَمَامِیْ اَنْ سَعَیْتُ وَمِنْ جُنُوْبِیْ (۱۴)

(میں بکریوں کو چراتا تھااوراپنے کتے کے ذریعے ڈاکوؤں اور ہر بھیڑیے سے ان کی حفاظت کرتا تھا۔اور جب میں نے بھیڑیے کو پکارتے ہوئے سنا جو مجھے قریب ہی سے احمد ﷺ کی بشارت دے رہا تھا۔ میں آپ ﷺ کی طرف دوڑااور تیاری کرتے ہوئے سواری کا قصد کیا۔ بھیڑیے سے ان کی حفاظت کرتا تھا۔ اور جب میں نے بھیڑیے کو پکارتے ہوئے سنا جو مجھے قریب ہی سے احمد ﷺ کی بشارت دے رہا تھا۔ میں آپ ﷺ کی طرف دوڑااور تیاری کرتے ہوئے سواری کا قصد کیا۔ پس میں نے نبی ﷺ کو سچی بات کہتے ہوئے پایا، جس میں کوئی جھوٹ نہیں تھا۔آپؐ نے حق بات کی خوشخبری سنائی، یہاں تک کہ شریعت واضح ہو چکی اور میں نے روشنی کو دیکھا جو میرے اردگرد کو منور کرتی ہے۔اور جب میں چلتا ہوں تو میرے آگے اور بائیں کو روشن کرتی ہے۔

ہاتف غیبی رضی اللہ عنہ نے کہا:

اِرْحَلْ عَلَی اسْمِ اللہِ وَالتَّوْفِیْقِ   رِحْلَۃ لَّاوَانِ وَّلَامَشِیْقِ
اِلٰی فَرِیْقٍ خَیْرٍ مَّا فَرِیْقِ   اِلَی النَّبِیِّ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ (۱۵)

اللہ کا نام لے کر اور اس کی توفیق کے ساتھ سفر کر۔ایسا سفر جس میں کچھ تکلیف و مشقت نہ ہو گی۔اس فریق کے پاس جا جو سب سے بہتر ہے۔یعنی نبی ﷺ صادق و مصدوق کے پاس۔حضرت حسانؓ نے کہا:

یُنَادِیْھِمْ رَسُوْلُ اللہِ لَمَّا   قَذَفْنَا ھُمْ کَبَاکِبَ فِی الْقَلِیْبِ
اَلَمْ تَجِدُوْا حَدِیْثِیْ کَانَ حَقًّا   وَّاَمْرُ اللہِ یَا خُذُ بِالْقُلُوْبِ
فَمَا نَطَقُوْا وَلَوْ نَطَقُوْا لَقَالُوْا   صَدَقْتَ وَکُنْتَ ذَارَ ءْیٍ مُّصِیْبٍ (۱۶)

جب ہم نے مشرکین کے لاشوں کے جتھوں کو بدر کے کنویں میں ڈالا تو حضور ﷺ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: ’’کیا تم نے میری بات کو سچا پایا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو دلوں کو جالیتا ہے۔‘‘ ان مشرکین نے کوئی جواب نہ دیا۔اگر بولتے تو کہتے: آپؐ نے سچ کہا تھا اور آپؐ ہی صحیح رائے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن الزبعریٰ رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَلَقَدْ شَھِدتُّ دِیْنَکَ صَادِقٌ   حَقٌّ وَّاَنَّکَ فِی الْمِیْعَادِ جَسِیْمٌ (۱۷)

(اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ کا دین حق اور سچا ہے اور آپ ﷺ وعدے کے بڑے پکے ہیں۔)

حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَعَبَدْنَا الْاِلٰہَ حَقًّا وَّکُنَّا   لِلْجَھَا لَاتِ نَعْبُدُ الْاَوْثَانَا
وَاءْتَلَفْنَا بِہٖ وَکُنَّا عَدُوًّا   فَرَجَعْنَا بِہٖ مَعًا اِخْوَانَا
فَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ مِنَّا   حَیْثُ کَانَ مِنَ الْبِلَادِ وَکَانَا
اِنْ لَّمْ نَکُنْ نَّرَالنَّبِیَّ فَاِنَّا   قَدْ تَبِعْنَا سَبِیْلَہٗ اِیْمَانًا (۱۸)

(اور ہم نے حق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور ہم جہالت کی بدولت بتوں کی عبادت کرتے تھے اور ہم آپ ﷺ کے طفیل متحد ہوئے حالانکہ ہم دشمن تھے اور ہم بھائی بھائی بن گئے۔پس آپ ﷺ پر سلام ہو، اور ہماری طرف سے

آپ ﷺ پر (دنیا میں جہاں بھی ہوں) سلام ہو۔ اگرچہ ہم نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھتے۔ لیکن ہم نے ایمان کے ساتھ آپ ﷺ کے راستے کی پیروی کی۔)

ذات رسول ﷺ بطور ملجا و ماوا

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كِتَابٌ مِّنَ الرَّحْمَانِ نُورٌ لِّجَمْعِنَا وَاَخْلَافِنَا فِيْ كُلِّ بَادٍ وَّ حَاضِرِ
اَتَى خَيْرُ مَن يَّمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ كُلِّهَا وَاَفْضَلُهَا عِنْدَ اعْتِكَارِ الضَّرَّاءِ (۱۹)

(رحمان کی جانب سے زمین میں چلنے والوں میں سے سب سے بہترین شخص کی طرف ایک کتاب آئی ہے، جو ہم تمام کے لیے اور تمام ملکوں کے لیے ایک نور ہے۔ اور آپ ﷺ حاجات شدیدہ کے وقت بھی سب سے زیادہ افضل ہیں (کیونکہ آپ ﷺ کسی سائل کو مایوس نہیں کرتے تھے، حاجت مندوں کی حاجات کو پورا کرتے تھے اور آپ کے بحر سخاوت سے سائل کبھی مایوس نہیں لوٹتا تھا جس طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی سب سے زیادہ تھے)

حضرت ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا:

يَانَبِيَّ الْهُدٰى اِلَيْكَ لَجَا حَيُّ قُرَيْشٍ وَّاَنْتَ خَيْرُ لَجَاءٍ
حِيْنَ ضَاقَتْ عَلَيْهِم مَّعَهُ الْاَرْضُ وَعَادَاهُمْ اِلٰهُ السَّمَاءِ
وَالْتَقَتْ حَلَقَتَا الْبِطَانِ عَلَى الْقَوْمِ وَنُوْدُوْا بِالصَّيْلَمِ الصَّلْعَاءِ
اِنَّ سَعْدًا يُّرِيْدُ قَاصِمَةَ الظَّهْرِ بِاَهْلِ الْحُجُوْنِ وَالْبَطْحَاءِ(۲۰)

(اے نبی ہدایت! آپ ﷺ کے یہاں قریش کا قبیلہ اس وقت پناہ گزین ہوا جب ان پر زمین کی وسعت تنگ ہو گئی اور آسمان کے الہ نے ان سے دشمنی کی۔ اور آپ بہترین پناہ گاہ ہیں اور جب قریش پر دونوں حلقے کمند کے پڑ گئے تھے اور انھیں سخت مصیبت کی خبر سنائی گئی تھی۔ سعد چاہتے ہیں کہ اہل حجون و بطحاء کی پیٹھ توڑ دیں۔)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

يَارُكْنَ مُعْتَمَدٍ وَّعِصْمَةَ لَائِذٍ وَّمَلَاذَ مُنْتَجِعٍ وَّجَارَ مُجَاوِرٍ
يَامَنْ تَخَيَّرَهُ الْاِلٰهُ لِخَلْقِهِ وَحَبَاهُ بِالْخُلُقِ الزَّكِيِّ الطَّاهِرِ
اَنْتَ النَّبِيُّ وَخَيْرُ عَصَبَةِ اٰدَمَ يَامَن يَّجُوْدُ كَفَيْضِ بَحْرٍ زَاخِرٍ
مِيْكَالُ وَمَعَكَ جِبْرَائِيْلُ كِلَاهُمَا مَدَدٌ لِّنَصْرِكَ مِنْ عَزِيْزٍ قَاهِرٍ (۲۱)

اے رکن معتمد! اے جو یائے پناہ کو پناہ دینے والے! اے بھوکوں کے جائے پناہ اور خائف کو امن دینے والے! اے وہ نبی جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے منتخب فرمایا۔ عمدہ اور پاکیزہ عادات سے انھیں آراستہ کیا۔ آپ نبی ﷺ ہیں اور آدم کی عصمت کا بہتر ذریعہ ہیں اور اے وہ بزرگ! جو دریائے رواں کے مثل بخشش کرتے ہیں۔ میکائیل اور جبرائیل دونوں، خداوند غالب قاہر کی طرف سے آپ ﷺ کی مدد کرنے کے لیے، آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔

جناب کہتے ہیں تھے کہ میں نے پوچھا کہ یہ شاعر کون ہیں تو کسی نے کہا کہ یہ حسان ہیں پھر میں نے رسول

اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان کے لیے دعامانگ رہے تھے اور تعریف کرتے تھے۔ اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے کہا:

اَمْسَيْتُ اَعْبُدُ رَبِّیْ لَاشَرِيْکَ لَه — رَبَّ الْعِبَادِ اِذَا مَاحُصِّلَ الْيُسْرُ

اَنْتَ الرَّسُوْلُ الَّذِیْ تُرْجٰی فَوَاضِلُه — عِنْدَ الْقُحُوْطِ اِذَا مَا اَخْطَاَ الْمَطَرُ (۲۲)

میں اپنے اس رب کی عبادت کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، جو بندوں کا رب ہے۔ بھی آسانی حاصل ہو۔ آپؐ وہ رسول ہیں کہ قحط کے وقت جب بارش نہ ہو، ان کی سخاوت کی امید کی جاتی ہے۔

۶۔ یتیموں کا والی

حضرت قطن بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ نے کہا:

رَاَيْتُکَ يَاخَيْرَ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا — نَبَتَ نَضَارًا فِی الْاَرُوْمَةِ مِنْ كَعْبٍ

اَغَرُّ كَاَنَّ الْبَدْرَ سِنَةَ وَجْهِه — اِذَا مَا بَدَا لِلنَّاسِ حَلَلَ الْعَصْبِ

اِذَا مَابَدَا لِلنَّاسِ حَلَلَ الْعَصْبِ — وَرَبَّيْتَ الْيَتَامٰی فِی السِّقَايَةِ وَالْجَدْبِ (۲۳)

(اے تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین ! آپ ﷺ قبیلہ کعب؟ کے سب سے عمدہ اور بہترین شخص ہیں آپ ﷺ سب سے زیادہ حسین ہیں، گویا بدر آپ ﷺ کے چہرہ کا ہالہ ہے۔ جب بھی آپ ﷺ ایک عمامہ زیب تن فرماتے ہوئے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے حق کا راستہ کجی کے بعد سیدھا کر دیا اور آپ ﷺ نے سر سبزی اور قحط سالی میں یتیموں کی تربیت کی۔)

۷۔ ذات رسول ﷺ سر چشمۂ انصاف و صداقت و نجات

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَمَا يُعْتَدُّ رَامٍ فِیْ عَدُوٍّ — بِسَهْمٍ يَّارَسُوْلَ اللهِ قَبْلِیْ

وَذَالِکَ اَنَّ دِيْنَکَ دِيْنُ صِدْقٍ — وَذُوْ حَقٍّ اَتَيْتَ بِه وَعَدْلٍ

يُنَجَّی الْمُؤْمِنُوْنَ بِه وَيُجْزٰی — بِهِ الْكُفَّارُ عِنْدَ مَقَامِ مَهْلٍ (۲۴)

(پس اے اللہ کے رسول ! ﷺ مجھ سے پہلے دشمن کی نظر میں کوئی تیر انداز شمار نہ ہوتا تھا۔ اور (میں نے یہ اس لیے کیا) کہ آپ کا دین سچا ہے اور آپ نے اس کے ذریعے سے حقیقت اور انصاف کی بات پیش فرمائی ہے، اسی حقیقت اور انصاف کی بات کے ذریعے سے ایمانداروں کو نجات ملے گی اور کافر اسی کے سبب سے مقام مہل سے میں رسوا ہوں گے۔)

حضرت صرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی انس رضی اللہ عنہ نے کہا:

ثَوٰی فِیْ قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشَرَةَ حَجَّةً — يُذَكِّرُ لَوْ يَلْقٰی صَدِيْقًا مُوَاتِيَا

وَيَعْرِضُ فِیْ اَهْلِ الْمَوَاسِمِ نَفْسَه — فَلَمْ يَلْقَ مَنْ يُّؤْمِنُ وَلَمْ يَرَ دَاعِيَا

فَلَمَّا اَتَانَا اطْمَاَنَّتْ بِهِ النَّوٰی — وَاَصْبَحَ مَسْرُوْرًا بِطَيْبَةَ رَاضِيًا

وَاَصْبَحَ لَا يَخْشٰی عَدَاوَةَ وَاحِدٍ — قَرِيْبًا وَّلَا يَخْشٰی مِنَ النَّاسِ بَاغِيَا

بَذَلْنَا لَهُ الْاَمْوَالَ مِنْ جُلِّ مَالِنَا — وَاَنْفُسَنَا عِنْدَ الْوَغٰی وَالتَّاَسِيَا

اَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْتُ فِیْ كُلِّ بِيْعَةٍ — حَنَانَيْکَ لَا تُظْهِرْ عَلَیَّ الْاَعَادِيَا (۲۵)

(آنحضرت ﷺ قریش (کے وطن یعنی مکہ) میں دس برس سے زیادہ رہے۔ اگر کوئی دوست مل جاتا تھا تو اسے اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتے تھے اور زمانہ حج میں آپ ﷺ اپنی ذات کو باہر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ (فرماتے تھے کہ تم مجھے اپنے وطن لے چلو، کیونکہ قریش میری نصیحت نہیں مانتے بلکہ میری تکذیب کرتے ہیں اور مجھے ستاتے ہیں۔)

مگر آپؐ کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو آپ کو اطمینان دلاتا اور آپ کی نصیحت نہیں مانتے بلکہ میری تکذیب کرتے ہیں اور مجھے ستاتے ہیں۔) مگر آپ ﷺ کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو آپ کو اطمینان دلاتا اور آپ کی دعوت کرتا۔ پھر جب آپؐ ہمارے پاس (مدینہ میں) تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوئے۔ اور طیبہ سے خوش اور راضی ہوئے اور آپؐ کو قریب کے دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی کی دہشت باقی رہی، کیونکہ ہم نے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ ﷺ پر خرچ کئے اور صلح و جنگ دونوں موقعوں میں ہم نے اپنی جانیں آپؐ پر نثار کیں۔ میں جب کسی عبادت خانہ میں نماز پڑھنے جاتا ہوں تو کہتا ہوں کہ اے میرے پروردگار! اپنی مہربانی سے ہم پر دشمنوں کو غالب نہ کر۔) حضرت علیؓ نے کہا:

فَأَمْسٰی رَسُوْلُ اللهِ قَدْ عَزَّ نَصْرُہ ‏ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ أُرْسِلَ بِالْعَدْلِ(۲۶)

(پس رسول اللہ ﷺ کی مدد (کرنے والوں) کو بھی عزت حاصل ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ تو انصاف (ہی) کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے تھے۔)

۸۔ شفاعتِ رسول ﷺ

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

أَمَامَ رَسُوْلِ اللهِ لَا يَخْذُلُوْنَه ‏ لَهُمْ نَاصِرٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَ شَفِيْعٌ(۲۷)

رسولَ اللہ ﷺ کے سامنے انھوں نے خوب بہادری سے قتال کیا اور آپؐ کے لیے جانیں نچھاور کرنے کے جذبے سے لڑے۔ حضور ﷺ ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے مددگار اور اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرنے والے ہیں۔)

۹۔ مشاورت

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَكُنَّـا لَـه دُوْنَ الْجُنُـوْدِ بِطَانَـة ‏ يُشَـاوِرُنَا فِـيْ أَمْـرِهِ وَ نُشَـاوِرُهُ

دَعَـانَا فَسَـمَّانَا الشِّـعَارَ مُقَـدَّمًا ‏ وَكُنَّـا لَـه عَـوْنًا عَلٰـى مَـن يُّنَـاكِرُه

جَـزَى اللهُ خَـيْرًا مِّـنْ نَّبِـيّ مُحَمَّـدًا ‏ وَأَيَّـدَه بِالنَّصْـرِ وَاللهُ نَاصِـرُه (۲۸)

(اور ہم لشکروں کے سامنے آپ کے لیے ایک ڈھال تھے آپ ﷺ اپنے معاملے میں ہم سے مشورہ کرتے ہیں اور ہم ان سے مشورہ کرتے ہیں۔ آپ نے ہمیں بلایا اور ہمارا شعار مقدم مقرر فرمایا اور ہم آپ ﷺ کے مددگار تھے، ہر اس شخص کے خلاف جو آپ ﷺ کا مقابلہ کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو جزائے خیر دے اور آپ ﷺ کی مدد کرے اور اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کا مددگار ہو۔)

۱۰۔ قبائل کو شیر و شکر کرنے والا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَـآمَنَ أَقْـوَامٌ بِـذَاكَ وَأَيْقَنُـوْا ‏ فَأَمْسَوْا بِحَمْدِ اللهِ مُجْتَمِعِى الشَّمْلِ(۲۹)

(پس کچھ لوگوں نے اس کو مان لیا (یعنی نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آئے) اور یقین کر لیا تو بحمد اللہ وہ اپنی

تمام منتشر قوتوں کو ایک جگہ جمع کرنے والے ہو گئے۔)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَلْتُحْدَثَنْ بَدَاءِعُ مِنْ بَعْدِہٖ تَعْیٰی بِهِنَّ جَوَانِحُ وَصُدُوْرٌ (۳۰)

(آپ ﷺ کے بعد ایسے نئے نئے حوادث پیش آئیں گے جن (کی گراں باری) سے پسلیاں اور سینے تھک جائیں گے۔)

۱۱۔ ایفائے عہد

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تَااللهِ مَا حَمَلَتْ اُنْثٰی وَلَا وَضَعَتْ مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِیِّ الْاُمَّةِ الْهَادِی

وَلَابَرَاَ اللهُ خَلْقًا مِّنْ بَرِیَّتِہٖ اَوْفٰی بِذِمَّةِ جَارٍ اَوْ بِمِیْعَادٍ

مَنِ الَّذِیْ کَانَ فِیْنَا یُسْتَضَاءُ بِہٖ مُبَارَکَ الْاَمْرِ ذَا عَدْلٍ وَّ اِرْشَادٍ

مُصَدِّقًا لِلنَّبِیِّیْنَ الْاُلٰی سَلَفُوْا وَاَبْذَلُ النَّاسِ لِلْمَعْرُوْفِ لِلْجَادِیْ (۳۱)

ساری دنیا کے لوگوں میں حضرت محمد ﷺ جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا، آپ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں کیا جو اپنی بات کا پکا اور وعدہ کو نبھانے والا ہو۔ ان سے روشنی کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا، آپ برکت والے انصاف کرنے والے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیا کی تصدیق فرمائی اور لوگوں میں آپ سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کسی نے نہیں دیکھا۔

حضرت عبدالرحمان بن حسان بن ثابت نے اپنے والد حسان سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا:

یَا حَارِمَن یَّغْدُرُ بِذِمَّةِ جَارِہٖ مِنْکُمْ فَاِنَّ مُحَمَّدًا لَّایَغْدُرُ (۳۲)

(اے حارث! تمھارے قبیلہ کے لوگوں میں سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بد عہدی کرتا ہے (اس سے کہہ دو کہ) محمد ﷺ بد عہدی نہیں کرتے۔)

حضرت انس بن زنیم الکنانی رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَمَا حَمَلَتْ مِن نَّاقَة فَوْقَ رَحْلِها اَبَرُّ وَاَوْفٰی ذِمَّةً مِّن مُّحَمَّدٍ (۳۳)

(کسی اونٹنی نے اپنے کجاوے پر محمدؐ سے زیادہ نیک اور عہد و پیمان کو پورا کرنے والا کبھی نہیں اٹھایا۔)

۱۳۔ صبر و حلم رسول ﷺ

حضرت زہیر بن صرد رضی اللہ عنہ نے کہا:

اِن لَّمْ تَدَارَکْها نَعْمَاءُ تُنْشِرُها یَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِیْنَ یُخْتَبَرُ

(آپ ﷺ جو احسانات منتشر کر رہے ہیں اگر ان نے ان کی تکلیفوں کا مداوا اور تدارک نہیں کیا تو ان کی محرومی کا کیا ٹھکانا ہے؟ اے لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم! جب آزمایش ہو۔)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

رَسُوْلُ اللهِ مُصْطَبِرٌ کَرِیْمٌ بِاَمْرِ اللهِ یَنْطِقُ اِذْ یَقُوْلُ (۳۵)

اللہ کے رسول ﷺ صبر کرنے والے کریم ہیں۔ جب بھی بولتے ہیں اللہ کے حکم کے ساتھ بولتے ہیں۔

۱۴۔خطاکار سے در گزر کرنے والے

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے کہا:

نُبِّئْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ اَوْعَدَنِیْ وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَامُوْلٌ (۳۶)

مجھے اطلاع ملی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے مجھے جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دی ہے لیکن معافی کی بھی امید اللہ کے رسول سے کی جاتی ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

اَعْنِی النَّبِیَّ اَخَا التَّکَرُّمِ وَالنَّدٰی وَاَبَرُّ مَن یُّوْلِیْ عَلَی الْاِقْسَامِ(۳۷)

(میری مراد حضرت محمد ﷺ ہیں آپ ﷺ لوگوں سے حسن سلوک فرماتے ہیں اور آپ ﷺ سخت دشمن کے ساتھ بھی نیکی کا معاملہ کرتے ہیں۔)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

وَذَکَرْتَ مِنَّا مَاجِدًا ذَاهِمَّةٍ سَمْحَ الْخَلَائِقِ مَاجِدَ الْاَقْدَامِ(۳۸)

(اور ہم میں اس شخصیت کو یاد کر یعنی حضرت محمد ﷺ کو جو معزز، ہمت والے، مخلوق کے ساتھ سخاوت کا معاملہ کرنے والے اور بزرگی کے کام سرانجام دینے والے ہیں۔)

حضرت سمان رضی اللہ عنہ نے کہا:

أَقِلْنِیْ کَمَا أَمَّنْتَ وَرْدًا وَّلَمْ أَکُنْ بِأَسْوَأَ ذَنْبًا اِذْ أَتَیْتُکَ مِنْ وَّرْدٍ (۳۹)

(مجھے معافی دیجیے جیسا کہ آپ ﷺ نے ورد کو پناہ دی جب میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا تو ورد سے زیادہ گناہ گار نہیں ہوں۔)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یَدُلُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ مَن یُّقْتَدٰی بِه وَیُنْقِذُ مِنْ هَوْلِ الْخَزَایَا وَیُرْشِدُ

اِمَامٌ لَّهُمْ یَهْدِیْهِمُ الْحَقَّ جَاهِدًا مُعَلِّمُ صِدْقٍ اِن یُّطِیْعُوْهُ یَسْعُدُوْا

عَفُوٌّ عَنِ الزَّلَّاتِ یَقْبَلُ عُذْرَهُمْ وَاِن یُّحْسِنُوْا فَاللهُ بِالْخَیْرِ اَجْوَدُ(۴۰)

آپ رحمٰن کی طرف راہنمائی کرنے والے قابل اتباع اور قابل تقلید شخصیت تھے اور رسوائیوں کے خوف سے بچاتے تھے اور صحیح راہ کی طرف راہنمائی کرتے تھے وہ ان کے امام تھے جو کوشش کرکے ان کی حق کی طرف راہنمائی کرتے تھے اور وہ سچ کے معلم تھے جب وہ اس کی اطاعت کریں گے تو سعادت پائیں گے۔ وہ ان کی لغزشوں کو معاف کرنے والے اور ان کے عذروں کو قبول کرنے والے تھے اور اگر وہ اچھے کام کریں تو اللہ انھیں بہت بھلائی دینے والا ہے۔

۱۵۔ محسنِ انسانیت

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تَذَکَّرُ آلَاءَ الرَّسُوْلِ وَمَا اَرٰی لَهَا مُحْصِیًا نَفْسِیْ فَنَفْسِیْ تَبَلَّدُ

مُفَجَّعَةٌ قَدْ شَقَّهَا فَقْدُ اَحْمَدَ فَظَلَّتْ لِاٰلَاءِ الرَّسُوْلِ تُعَدِّدُ

وَمَا بَلَغَتْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ عَشِيْرَه   وَلٰكِنَّ نَفْسِىْ بَعْضَ مَا قَدْ تَحْمَدُ(۴۱)

وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات یاد دلاتی ہیں اور میں وہاں اپنے آپ کو ان احسانات کا شمار کرنے والا نہیں پاتا تو میرا دل افسوس کرتا ہے وہ دل درد مند ہیں انھیں احمد کی موت نے کمزور کر دیا ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات کو شمار کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ کسی بات کے عشر عشیر کو وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات یاد دلاتی ہیں اور میں وہاں اپنے آپ کو ان احسانات کا شمار کرنے والا نہیں پاتا تو میرا دل افسوس کرتا ہے وہ دل درد مند ہیں انھیں احمد کی موت نے کمزور کر دیا ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات کو شمار کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ کسی بات کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچے لیکن میرا دل غمگین ہو گیا ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَقَدْ غَيَّبُوْا حِلْمًا وَّعِلْمًا وَّرَحْمَة   عَشِيَّة عَلَّوْهُ الثَّرٰى لَايُوَسَّدُ (۴۲)

(انھوں نے حلم و علم اور رحمت کو شام کے وقت (ان کی قبر مبارک میں) چھپا دیا ہے۔ اور اس پر ترمٹی ڈال دی ہے جسے سہارا نہیں دیا جاتا۔)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

عَزِيْزٌ عَلَيْه اَن يَّحِيْدُوْا عَنِ الْهُدٰى   حَرِيْصٌ عَلٰى اَن يَّسْتَقِيْمُوْا وَيهتَدُوْا

عَطُوْفٌ عَلَيْهِمْ لَايُثَنِّى جَنَاحَه   اِلٰى كَنَفٍ يَّحْنُوْ عَلَيْهِمْ وَيَمْهدُوْ (۴۳)

ان کا ہدایت سے انحراف کرنا اس پر شاق گزرتا ہے اور وہ ان کی ہدایت واستقامت کا خواہش مند ہے وہ ان پر مہربان ہے اور وہ اپنے دست رحمت ان سے نہیں اٹھاتا۔

۱۶۔ سخاوت

حضرت قیس بن بحر بن طریف رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَمَن مُّبَلِّغٌ عَنِّىْ قُرَيْشًا رِسَالَة   فَهلْ بَعْدَهُمْ فِى الْمَجْدِ مِن مُّتَكَرَّمٍ

بِاَنَّ اَخَاكُمْ فَاعْلَمَنْ مُحَمَّدًا   تِلْمِيْدَ النَّدٰى بَيْنَ الْحُجُوْنِ وَزَمْزَم (۴۴)

میری طرف سے کون قریش کو پیغام پہنچائے گا کہ کیا ان کے بعد شرافت و بزرگی میں کوئی معزز ہے جان لو کہ آپ کے بھائی محمد ﷺ نے حجون اور زمزم کے درمیان زمین کو داد و دہش سے پر کر دیا۔

قرہ بن ہبیرہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

حَبَاها رَسُوْلُ اللهِ اِذْ نَزَلَتْ بِه   وَاَمْكَنَها مِن نَائِلٍ غَيْرِ مُنْفَدِ

فَاَضْحَتْ بِرَوْضِ الْخَضْرِ وَهىَ حَيْثَلَة   وَقَدْ اَنْجَعَتْ حَاجَاتِها مِن مُّحَمَّدٍ(۴۵)

(وفد جب رسول اللہ ﷺ کی جناب میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے یہ عنایت کی کہ وہ وفد کو ایسا فیض بخشا جو کبھی ختم ہونے والا نہیں وفد کی جماعت جو بہت گرم روتھی سرسبز مرغزار میں ٹھہر گئی رسول اللہ ﷺ کے لطف و کرم سے اس کی حاجتیں پوری ہو گئیں۔)

حضرت مالک بن عوف النضری رضی اللہ عنہ نے کہا:

اَوْفٰى وَاَعْطٰى لِلْجَزِيْلِ لِمُجْتَدِىْ   وَمَتٰى تَشَاءُ يُخْبِرْكَ عَمَّا فِىْ غَد (۴۶)

آپ ﷺ نے وعدہ پورا کیا پھر عطیہ مانگنے والے کو وافر عطا کیا اور جب تم چاہو گے اس کے بارے میں

جو آئندہ کل ہونے والی ہے۔ تمھیں اس کی خبر دے دیں گے۔ (کیوں کہ آپ ﷺ پر وحی الٰہی کا سلسلہ جاری وساری تھا جس کے تناظر میں آپ ﷺ کفار کو جواب دیتے تھے اور ان کے اعتراضات دور کرتے تھے)۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

مُحَمَّدٌ وَّالْعَزِيْزُ اللهُ يُخْبِرُه   بِمَا تُكِنُّ سَرِيْرَاتُ الْاَقَاوِيْلُ(۴۷)

اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو ان چیزوں کے خبر دی دیتا ہے جو تمھارے دلوں میں سربستہ رازوں کی صورت میں ہے۔

۱۷۔ صحیح رائے کے مالک

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کہا:

يُنَادِيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ لَمَّا   قَذَفْنَا هُمْ كَبَاكِبَ فِي الْقَلِيْبِ
اَلَمْ تَجِدُوْا حَدِيْثِيْ كَانَ حَقًّا   وَّاَمْرُ اللهِ يَا خُذُ بِالْقُلُوْبِ
فَمَا نَطَقُوْا وَلَوْ نَطَقُوْا لَقَالُوْا   صَدَقْتَ وَكُنْتَ ذَارَاىٍ مُّصِيْبٍ(۴۸)

(جب ہم نے مشرکین کے لاشوں کے جتھوں کو بدر کے کنویں میں ڈالا تو حضورؐ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم نے میری بات کو سچا پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو دلوں کو جالیتا ہے۔'' ان مشرکین نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر بولتے تو کہتے: آپؐ نے سچ کہا تھا اور آپ ﷺ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم نے میری بات کو سچا پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو دلوں کو جالیتا ہے۔'' ان مشرکین نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر بولتے تو کہتے: آپ ﷺ نے سچ کہا تھا اور آپ ﷺ ہی صحیح رائے والے ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

مِثْلَ الْهِلَالِ مُبَارَكًا ذَا رَحْمَةٍ   سَمْحَ الْخَلِيْقَةِ طَيِّبَ الْأَعْوَادِ(۴۹)

آپؐ چاند کی طرح ہیں. برکت و رحمت والے ہیں۔ بہترین عادات کے حامل اور عمدہ خوشبو والے ہیں۔

رسول کریم ﷺ کی دعوتی زندگی

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

ثَوٰى فِيْ قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشَرَةَ حِجَّةً   يُذَكِّرُ لَوْيَلْقٰى صَدِيْقًامُّوَاتِيَا
وَيَعْرِضُ فِيْ أَهْلِ الْمَوَاسِمِ نَفْسَه   فَلَمْ يَرَمَن يُّؤْوِيْ وَلَمْ يَرَدَاعِيًا
فَلَمَّا أَتَانَا وَاطْمَأَنَّتْ بِهِ النَّوٰى   فَأَصْبَحَ مَسْرُوْرًا بِطَيْبَةَ رَاضِيًا
وَأَصْبَحَ لَا يَخْشٰى عَدَاوَةَ ظَالِمٍ   قَرِيْبٍ وَّلَا يَخْشٰى مِنَ النَّاسِ بَاغِيًا
بَذَلْنَا لَهُ الْأَمْوَالَ مِنْ جُلِّ مَالِنَا   وَأَنْفُسَنَا عِنْدَ الْوَغٰى وَالتَّاَسِيَا
نُحَارِبُ مَنْ عَادٰى مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ   جَمِيْعًا وَّاِنْ كَانَ الْحَبِيْبَ الْمُصَافِيَا(۵۰)

حضرت محمدؐ نے قریش میں دس سے زیادہ سال قیام فرمایا وہاں اگر انہیں کوئی ہمدرد اور غمگسار مل جاتا تو آپ اسے دین اسلام کی دعوت دیتے وہ حج کے دنوں میں مختلف قبائل کے پاس جاتے اور ان سے اسلام کی

حمایت و نصرت کی بات کرتے۔ لیکن وہاں انھیں کوئی پناہ اور دعوت قبول کرنے والا نہ ملا۔ آپؐ ہمارے ہاں تشریف لائے اور یہاں آکر اطمینان فرحت خوشی مسرت اور سکون محسوس کیا یہاں انھیں نہ تو کسی ظالم رشتہ دار کی دشمنی کا خوف ہے۔ اور نہ کسی سرکش کی بغاوت کا، ہم نے اپنے قیمتی چیزیں آپ کے قدموں میں نچھاور کردیں اور اپنی جانیں آپ پر قربان کرنے کا عزم کیا۔ جو شخص آپ کے مقابلے میں آیا ہم نے اسے منہ توڑ جواب دیا خواہ وہ کوئی قریبی دوست اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

درج بالا اشعار کے اخیر میں حضرت حسان نے درج ذیل شعر بھی کہا:

وَنَعْلَمُ أَنَّ اللهَ لَا رَبَّ غَيْرُهُ   وَإنَّ كِتَابَ اللهِ أَصبَح هَادِيًا (۵۱)

اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی رب نہیں ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی راہبر و راہنما ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

اَ بَا لَهَبٍ اَبلِغ بِاَنَّ مُحَمَّدًا   سَيَعلُو بِمَا اَدَّى وَإن كُنتَ رَاغِمًا
وَإن كُنتَ قَد كَذَّبتَهُ وَخَذَلتَهُ   وَحِيدًا وَّطَاوَعتَ الهَجِينَ الضُّرَاغِمَا
وَلَو كُنتَ حُرًّا فِى اَرُومَة هَاشِمٍ   وَفِى سرها مِنهُم مَنَعتَ المظَا لِمَا
وَلكِنَّ لِحيَانًا اَبُوكَ وَرِثتَهُ   وَمَاوَى الخَنَا مِنهُم فَدَع عَنكَ هَاشِمًا
سَمَلت هَاشم للمكرمات للعلى   وَغُودِرتَ فِى كَابٍ مِّنَ اللُّؤمِ جَاثِمًا(۵۲)

(ابولہب کو یہ پیغام پہنچادو کہ حضرت محمد ﷺ کا پیغام ساری دنیا میں چھا کر رہے ہیں۔ خواہ تجھے یہ بات انتہائی ناگوار ہو۔ تو نے ان کی تکذیب کی اور انھیں تکلیف پہنچائی ہے اور معمولی غلاموں کی خوشی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر تیرا تعلق ہاشم کے اعلیٰ اور معزز لوگوں سے ہوتا تو، تو کبھی ایسے گھٹیا کام نہ کرتا۔ لیکن تو اپنے باپ لحیان کا وارث ہے اور تمھارا قبیلہ بد گوئی کا مرکز ہے۔ اس لیے تو بنو ہاشم کی طرف منسوب ہونا چھوڑ دے۔ بنو ہاشم نے عزتیں اور بلندیاں سمیٹ لیں اور تو ذلت کی گہرائیوں میں پڑا رہ گیا۔

فضالہ لیثی رضی اللہ عنہ نے کہا:

لَوْ مَا رَاَيْتِ مُحَمَّدًا وَّجُنُوْدَه   بِالْفَتْحِ يَوْمَ تُكَسَّرُ الْاَصْنَامُ
لَرَاَيْتِ نُوْرَ اللهِ اَصْبَحَ بَيْنَنَا   وَالشِّرْكُ يَغْشٰى وَجْهَهُ الْاَظْلَامُ (۵۳)

(اگر تو محمد ﷺ کو اور ان کے لشکر کو فتح مکہ کے دن دیکھتی جب آپ ﷺ نے بتوں کو توڑا تو اللہ تعالیٰ کے نور کو آشکار دیکھتی اور شرک کو تاریکیوں میں چھپا ہوا دیکھتی۔)

خلاصہ بحث

دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نعتیہ شاعری واقعاتی اور مبنی بر صداقت و حق ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نعتیہ شاعری تخیلاتی، ماورائی اور مبنی بر مبالغہ نہیں ہے یا اس کا مقصد محض ادب برائے ادب نہیں ہے بلکہ جہاں یہ نعتیہ شاعری واقعاتی اور مبنی بر صداقت و حق ہے وہاں یہ اپنے اندر سیرت طیبہ ﷺ کے نقوش سموئے ہوئے ہے۔

اس مختصر سے مقالہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نعتیہ کلام میں موجود نقوش سیرت کو بیان کیا گیا ہے۔

ابتدامیں رسول کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ علی الاطلاق بیان ہوئے ہیں پھر آپ ﷺ کے شمائل، اخلاقیات اور خصائل بیان ہوئے ہیں۔ وہ خصائل درج ذیل ہیں:

امانت و دیانت، صداقت، ذات رسول بطور ملجا و ماوی، سرچشمۂ انصاف و صداقت و نجات، شفاعت حقہ، ذات رسول بطور قبائل کا شیر و شکر کرنے والا، بارعب شخصیت، صبر و حلم، عفو و درگزر، محسن انسانیت، حلم و علم، خیر خواہ انسانیت، ایفائے عہد سخاوت، رائے کی درستگی، بہترین عادات کی حامل ہستی اور نور ہدایت۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) ابن سعد، ابو عبداللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی (المتوفی: ۲۳۰ھ-): الطبقات الکبری ،ج۲ص ۳۵۳، ۳۵۴، (مترجم از علامہ عبداللہ العمادی) نفیس اکیڈمی، کراچی۔)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار رسول کریم ﷺ کے وصال کے موقع پر کہے تھے۔

(۲) البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: ۱۳۶، ۱۳۷، دار الاندلس للطباعۃ والنشر، بیروت، ۱۳۸۶ھ۔۱۹۶۶

(۳) ابن کثیر، ابوالفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: ۷۷۴ھ-): البدایۃ والنہایۃ ،ج۵ص ۲۸۱، (مترجم از مولانا اختر فتح پوری) نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی، الطبعۃ الاولی، ۱۴۰۹ھ۔۱۹۸۹ء۔

(۴) ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ ،ج۴، ص ۱۴۰، دار الفکر، بیروت، الطبعۃ الثانیہ، ۱۳۹۸ھ۱۹۷۸ء۔

(۵) السہیلی، ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن احمد السہیلی (المتوفی: ۵۸۱ھ-): الروض الأنف، ج۱، ص ۲۱۸، المکتبہ الفاروقیہ، ملتان، الباکستان، ۱۳۹۷ھ۱۹۷۷ء۔

(۶) ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ ،ج۱، ص ۸۴۳۔

(۷) ابن الاثیر، ابوالحسن علی بن إبی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی الجزری، عزالدین ابن الاثیر (المتوفی: ۶۳۰ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ۱۳۲

(۸) ابن حجر، ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: ۸۵۲ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ ،ج۱، ص ۲۵۲۔

(۹) ابن حجر، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ ،ج۳، ص ۲۶۱۔

(۱۰) ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، ج۳، ص ۱۷۰، (مترجم از مولوی قطب الدین احمد) مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور۔

(۱۱) السہیلی، الروض الأنف ،ج۱، ص ۲۱۸۔

(۱۲) ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، ج۳، ص ۲۶۷۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ ،ج۴، ص ۱۳۲۔

(۱۳) ابن الاثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ،ج۵ص ۱۳۲

(۱۴) ابن الاثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ،ج۳، ص ۳۸۷۔

(۱۵) ابن حجر، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ ،ج۳، ص ۴۱۔

(۱۶) حسان بن ثابت انصاری، دیوان)اردو ترجمہ از محمد اویس سرور) ص ۷۰، ۷۱،

(۱۷) ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ج۴، ص۳۰۹۔

(۱۸) ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ، ج۴، ص۱۳۹، ۱۴۰۔

(۱۹) ابن کثیر، السیرۃ النبویۃ، ج۱، ص۳۷۸۔

(۲۰) ابن الاثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۵، ص۹۲، ۹۳۔

(۲۱) ابن الاثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۲، ص۴۱۷

(۲۲) ابن حجر، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج۱، ص۴۶۔

(۲۳) ابن حجر، فی تمییز الصحابۃ، ج۳، ص۲۳۸۔

(۲۴) ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ج۳، ص۲۴۴۔ ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، ج۲، ص۲۴۵۔

(۲۵) ابن الاثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۵، ص۶۷۔

(۲۶) ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، ج۲، ص۲۳۲،

(۲۷) حسان بن ثابت انصاری، دیوان)اردو ترجمہ از محمد اویس سرور) ص: ۳۴۰، ۳۴۱،

(۲۸) ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، ج۴، ص۱۱۱۔

(۲۹) ابن ہشام: سیرت النبی، ج۲، ص۲۳۳،

(۳۰) ابن سعد، الطبقات الکبری، ج۲، ص۳۵۲، ۳۵۳،

(۳۱) حسان بن ثابت انصاری، دیوان)اردو ترجمہ از محمد اویس سرور) ص۱۷۵، ۱۷۶،

(۳۲) ابن الاثیر، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، ج۶ص۳۹۹،

(۳۳) ابن حجر، الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج۱، ص۶۹۔

(۳۴) ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ج۴، ص۳۵۳۔

(۳۵) ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ج۳، ص۱۷۱۔

(۳۶) ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ج۴، ص۳۶۹تا۳۷۲۔ ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، ج۴، ص۱۴۷تا۱۵۵۔

(۳۷) حسان بن ثابت انصاری، دیوان)اردو ترجمہ از محمد اویس سرور) ص: ۴۹۶، ۴۹۷۔ البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت انصاری، ص۴۴۱۔

(۳۸) ایضا، ص۴۴۱۔

(۳۹) ابن سعد، الطبقات الکبری، ج۲، ص۵۳،

(۴۰) ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ج۵، ص۲۸۰، ۲۸۱دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص۱۶۶،

(۴۱) ایضا، ص۱۶۴، ۱۶۵۔

(۴۲) ایضا، ص۱۶۵، ۱۶۶،

(۴۳) ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ، ج۵، ص۲۸۱۔ ''أن یحیدوا'' کی جگہ ''أن یجورو'' ہے۔

(۴۴) ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، ج۳، ص۲۰۵، ۲۰۶۔

(۴۵) ابن سعد، الطبقات الکبر ی ج۲، ص۷۷،

(۴۶) ابن حجر، االإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج۳، ص۳۵۲۔

(۴۷) حسان بن ثابت انصاری ، دیوان)اردو ترجمہ از محمد اولیس سرور)ص ۴۰۳، ۴۰۴، البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری،ص ۳۷۵۔

(۴۸) ایضا،،ج۲،ص ۲۹۴۔

(۴۹) ایضا،ص۱۵۹۔

(۵۰) ایضا،ص ۵۴۶،۵۴۷،

(۵۱) ایضا،

(۵۲) ایضا،ص ۵۲۴،۵۲۵،

(۵۳) ابن ہشام:السیرۃ النبویۃ ،ج۴،ص ۶۰۔ابن الاثیر،اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحاب،ج۷،ص ۷۹۹

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆